8واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 21 مئی 2014ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

بروز منگل 11 فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1038: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں کون کون سے گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ تین سال سے زائد اسی سکول میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق مذکورہ ملازمین ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتے ہیں، اگر نہیں تو ان کو حکومت کب تک ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 29 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں اس وقت 8 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نیاز حسین اسسٹنٹ کم اکاؤنٹنٹ Bs-11 ستمبر 2012 سے تعینات ہے۔

ناہید اعوان، کمپیوٹر آپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔

غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

عزیز احمد، کلرک، ستمبر 2010 سے تعینات ہے۔

نورین نذیر لیب اٹینڈنٹ، اگست 2011 سے تعینات ہے۔

نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔

نسرین بی بی، سویپرس، مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل ملازمین عرصہ تین سال سے مذکورہ سکول میں ملازمت کر رہے ہیں۔

ناہید اعوان، کمپیوٹر آپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔

غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔

نسرین بی بی، سویپرس مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ج) چونکہ یہ ملازمین انتظامی عہدوں پر تعینات نہ ہیں لہذا یہ تین سال سے زائد عرصہ تک اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکتے ہیں۔ تین سال تک ایک ہی جگہ پر تعیناتی کا قانون صرف انتظامی عہدوں پر تعینات افسران پر لاگو ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

بروز منگل 11 فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ملتان: انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں نیا کا ایمر جنسی یونٹ تعمیر کرنے کی تفصیلات

*1361: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 12-2011 میں چودھری پرویز الہیٰ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں ایک نیا ایمر جنسی یونٹ بنانے کے لئے پلاننگ کی گئی اور اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ایمر جنسی یونٹ کے قیام کے لئے 24 کنال زمین بھی ایکوائر کر لی گئی تھی؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ سال 14-2013 میں اس یونٹ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہ کی گئی ہے بلکہ اس کی تعمیر کے لئے ایکوائر کردہ 24 کنال اراضی بھی شیش محل نامی کلب کو الاٹ کر دی گئی ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس ایمر جنسی یونٹ کے لئے مالی سال 14-2013 میں رقم مختص کرنے اور ایکوائر کردہ اراضی اس مقصد کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) نئے ایمر جنسی یونٹ کی تعمیر 09-2008 میں شروع کی گئی یہ یونٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس یونٹ کی تکمیل کیلئے تعمیراتی پروگرام میں 43.986 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جی نہیں! یہ 24 کنال زمین ہسپتال کی توسیع کیلئے ایکوائر کی گئی تھی۔

(ج) ہسپتال کی توسیع کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اس کی منظوری کے بعد رقوم مختص کی جائیں گی۔ تاہم حکومت کی ترجیح اس انسٹیٹیوٹ کے پہلے سے جاری شدہ منصوبہ جات کو مکمل کرنا ہے۔ جاری شدہ منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے مالی سال 14-2013 میں 63.966 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ توسیع منصوبہ کیلئے حاصل کردہ اراضی شیش محل کلب کے نام کر دی گئی ہے۔

(د) تفصیل جزو "ج" میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)

بروز منگل 11 فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ملتان: نشتر ہسپتال میں سی ٹی سکین مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1362: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سی ٹی سکین مشینیں کتنی ہیں، یہ کب کتنی لاگت سے کن کن آفیسرز کی نگرانی میں خرید کی گئی تھیں؟

(ب) ان کی مرمت پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سال وائز خرچ کی گئی؟

(ج) ان مشینوں کو چلانے کے لئے متعین عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس وقت کون کون سی مشین کب سے خراب پڑی ہے؟

(ہ) ان مشینوں کی کب تک متعلقہ کمپنی / ادارہ مرمت کا ذمہ دار تھا؟

(و) کیا حکومت خراب پڑی مشینیں جلد از جلد مرمت کروانے اور چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سٹی سکین کی ایک مشین ہے۔ جو کہ 2006ء میں USD-739500.00 میں پرچیز آفیسرز کمیٹی کی زیر نگرانی خریدی گئی تھی۔

(ب) اس کی مرمت پر 12-2011 میں USD-52500.00 اور 13-2012 میں USD-35000.00 دسمبر 2012 تک خرچ کئے گئے۔

(ج) ان مشینوں کو چلانے کیلئے متعین عملے کے نام اور عہدہ درج ذیل ہے۔

(i)	محمد اسلم	ریڈیو گرافر	(BS-09)
(ii)	ڈیوڈ اختر	ریڈیو گرافر	(BS-09)

(iii) عبدالقادر علوی ایکسرے اسسٹنٹ (BS-09)

(iv) بلال احمد ایکسرے لیبارٹری اسسٹنٹ (BS-09)

(د) کوئی نہیں۔ایک ہی CT سکین مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

(ہ) سٹی سکین مشین کی دیکھ بھال کیلئے M/S Medequips Lahore اکتوبر 2014 تک مرمت کی ذمہ دار ہے۔

(و) مذکورہ ہسپتال میں سٹی سکین کی کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔ایک مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

صوبہ میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*113: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں میں اموات کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے کسی منصوبے پر عمل پیرا ہے، تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2013ء تاریخ ترسیل 21 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت عامہ کی لیڈی ہیلتھ ورکرز اپنی رجسٹرڈ آبادی میں ایک سال سے کم عمر تمام بچوں کی اموات کا ریکارڈ باقاعدہ ایک فارم پر کرتی ہیں۔ جس میں بچے کی موت کی وجہ بھی لکھی جاتی ہے اور لیڈی ہیلتھ سپروائزر اس فارم کی تصدیق کمیونٹی میں جاکر کرتی ہے۔

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں میں اموات کی بڑی وجوہات میں سے اسہال، نمونیہ اور خسرہ وغیرہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت کا (EPI) حفاظتی ٹیکہ جات کا پروگرام MNCH اور صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت عامہ ماں اور بچے کی اموات کی روک تھام کے لئے کوشاں ہیں۔

EPI پروگرام بچوں میں نو بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات فراہم کر رہا ہے تاکہ نوزائیدہ اور ایک سال سے کم عمر بچوں کو ان متعدی امراض سے بچایا جاسکے۔

MNCH پروگرام ماں اور بچے کی صحت کی بہتری کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کے تحت کمیونٹی مڈوائف، حاملہ عورت کی مناسب دیکھ بھال اور محفوظ زچگی کو یقینی بنانا ہے۔

صوبائی پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت عامہ کی لیڈی ہیلتھ ورکرز گھر گھر جاکر ماؤں کو دوران حمل مشورے دیتی ہیں اور ان کو متعلقہ مرکز صحت پر معائنے اور زچگی کے لئے ریفر کرتی ہیں اور زچگی کے بعد ماں اور بچے کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور بچوں کو حفاظتی ٹیکہ جات لگواتی ہیں۔

حال ہی میں حکومت پنجاب نے LHW پروگرام کو احسن طریقہ سے چلانے کے لئے صوبائی اسمبلی کی منظوری کے بعد "The Punjab Reproductive Maternal & Newborn Authority" کا قیام عمل میں لایا ہے جس کے تحت MNCH سے منسلک Activities زیادہ مؤثر طریقہ سے انجام دی جاسکیں گے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 دسمبر 2013ء)</u>

<u>لاہور: ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مختص شدہ فنڈز و دیگر تفصیلات</u>

***868: <u>محترمہ حنا پرویز بٹ</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) سال 13-2012 کے دوران سروسز ہسپتال لاہور، میو ہسپتال لاہور، لاہور جنرل ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریضوں کے لیے مفت ادویات کی فراہمی کے لیے کتنے فنڈز مختص کیے گئے؟

(ب) کیا سال 13-2012 کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہسپتالوں میں صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے مریضوں کو ہی مفت ادویات فراہم کی گئیں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 13-2012ء کے دوران مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے سروسز ہسپتال کے لیے مبلغ۔/Rs.510,215,000 (51 کروڑ 2 لاکھ 15 ہزار) روپے کے فنڈز مختص کئے۔

(ب) مالی سال 13-2012ء کے دوران خرید کردہ ادویات مریضوں کو فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) ہسپتال ہذا میں گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آنے والے تمام مریضوں کو مفت ادویات اور دیگر سہولیات مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔ ہسپتال ہذا میں داخل تمام مریضوں کو ہسپتال میں موجود تمام سہولیات اور ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اسی طرح آؤٹ ڈور مریضوں کو بھی ہسپتال میں موجود ادویات اور طبی سہولیات مفید فراہم کی جاتی ہیں اور مستحق مریضوں کو بھی ادویات لوکل پرچیز کر کے بھی دی جاتی ہیں۔

<u>میو ہسپتال لاہور</u>

(i)سال13-2012ء کے دوران میو ہسپتال لاہور میں مبلغ اٹھاون کروڑ پچاس لاکھ روپے کے فنڈز مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے مختص کئے گئے۔

(ii)جی ہاں! مالی سال13-2012ء کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئیں۔

(iii)میو ہسپتال میں نہ صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ بلکہ تمام وہ مریض جو ہسپتال میں زیر علاج تھے ان کو تمام ادویات مفت فراہم کی گئیں۔

<u>لاہور جنرل ہسپتال لاہور</u>

(i)لاہور جنرل ہسپتال میں مالی سال13-2012ء کے لئے(304.743)ملین غریب مریضوں کی ادویات اور سرجری کے سامان کے لئے مختص کئے گئے تھے۔

(ii)ہذا ہسپتال میں مالی سال13-2012ء میں نوے فیصد ادویات اور سرجری کا سامان مریضوں پر استعمال ہو چکا ہے۔

(iii)یہ درست ہے کہ ایمرجنسی میں %100 مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے جبکہ شعبہ بیرونی OPDاور اندرونی(In-door)مریضان میں زیادہ سے زیادہ دوائیاں ہسپتال سے مہیا کی جاتی ہیں کبھی کبھار کوئی دوائی اگر ہسپتال میں نہ ہو تو مستحق مریضوں کے لئے Baitulmal, Zakat ABM Local Purchase سے انتظام کیا جاتا ہے۔

<u>چلڈرن ہسپتال وانسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ، لاہور</u>

(i)سال13-2012ء کے دوران چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریضوں کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے

Rs23,800,000/-(تیئس کروڑ اسی لاکھ روپے) کے فنڈز مختص کئے گئے۔

(ii)سال13-2012ء کے دوران خرید کردہ تمام ادویات مریضوں کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

(iii)چلڈرن ہسپتال لاہور میں نہ صرف ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔ بلکہ ان ڈور مریضوں کو بھی مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب26فروری2014)

لاہور:ایم آر آئی کی خراب مشینوں کو درست کروانے کا معاملہ

*869: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور کے کن کن ہسپتالوں میں ایم آر آئی کی مشینیں ہیں؟

(ب) کیا تمام مشینیں کام کررہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مشینوں کو مخصوص مفادات کے حصول کے باعث ناکارہ بنا کر رکھا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت ان مشینوں کو فوری ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی2013ءتاریخ ترسیل9ستمبر2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)لاہور سرگنگارام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، جناح ہسپتال اور لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین موجود ہیں۔

(ب)ماسوائے چلڈرن ہسپتال لاہور کے باقی تمام ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں کام کررہی ہیں۔

چلڈرن ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی مشین نے مورخہ1999-5-25سے لے کر جون2011ءتک کام کیا ہے، چونکہ یہ مشین مرمت طلب تھی اس لئے بند ہے۔

(ج)صرف چلڈرن ہسپتال لاہور کی ایم آر آئی مشین مورخہ 25-2-1999 کو فلپس کمپنی سے خریدی گئی تھی۔یہ مشین جون 2011ء تک کام کرتی رہی، گاہے بگاہے اس کی مرمت کا عمل بھی ہوتا رہا۔اس دوران کل 40862 مریضوں کے ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔

اس مشین کی کارکردگی سے چلڈرن ہسپتال کے علاوہ پنجاب بھر سے ریفرڈ کئے گئے مریضوں کے بھی ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔ مستحق مریضوں کے لئے 24928 مفت ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے جبکہ on payment 15934 مریضوں کے ایم آر آئی ٹیسٹ کئے گئے۔

(د)چونکہ چلڈرن ہسپتال میں نصب ایم آر آئی مشین نے اپنی میعاد پوری کرلی ہے اور فلپس کمپنی نے دس سال کے عرصہ کے بعد اس کے پرزہ جات بنانا بند کردیئے ہیں۔اس وجہ سے اس کی مرمت ممکن نہ ہے۔

جبکہ گورنمنٹ نے نئی مشین کی خریداری کا عمل مکمل کرلیا ہے اور یہ مشین جلد چلڈرن ہسپتال لاہور میں کام شروع کردے گی۔جبکہ دیگر ہسپتالوں کی ایم آر آئی مشینیں ٹھیک کام شروع کردے گی۔جبکہ دیگر ہسپتالوں کی ایم آر آئی مشینیں ٹھیک کام کررہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 6جنوری 2014)

ضلع جہلم: سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1228: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟
(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز و نرسز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟
(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(د) ان ہسپتالوں میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟
(ہ) مذکورہ رقم سے کتنی کون کونسی طبی مشینری خریدی گئی اور کتنی رقم ملازمین کی ٹی اے / ڈی اے، پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل) 4 ستمبر 2013

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع جہلم میں کل 85 سرکاری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔
(ب) ضلع جہلم کے سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے:۔

DHQ ہسپتال جہلم	258 بیڈز
THQ ہسپتال پنڈ دادنخان	60 بیڈز
THQ ہسپتال سوہاوہ	40 بیڈز
RHC سینٹرز (6 عدد)	20 بیڈز فی کس
E&EDC سنٹر جہلم	20 بیڈز
BHU 46 عدد	2 بیڈز فی کس

ضلع جہلم کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی 38 جبکہ نرسز کی کل 11 اسامیاں خالی ہیں۔
(ج) حکومت پنجاب نے حال ہی میں PPSC کے ذریعے تعینات ہونیوالے ڈاکٹرز میں سے 35 ڈاکٹرز کو ضلع جہلم میں تعینات کیا گیا تھا جن میں سے 15 ڈاکٹرز نے جوائنگ رپورٹ جمع کروادی ہے۔

تاہم دیگر اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب کیطرف سے پابندی عائد کی گئی ہے جیسے ہی پابندی ختم ہو گی محکمہ صحت نرسز سمیت دیگر اسامیوں پر تعیناتیاں عمل میں لائے گا۔

(د) ضلع جہلم کے ہسپتالوں کو2011-12ء کے دوران541.523 ملین روپے جبکہ مالی سال2012-13ء کے دوران633.332 ملین روپے فراہم کئے گئے۔ ہسپتال وائز تفصیل "Annex "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے، پٹرول اور ٹیلی فون پر مندرجہ ذیل رقم خرچ کی گئی۔

2011-12	TA/DA	پٹرول	ٹیلی فون
	1.165 ملین روپے	12.965 ملین روپے	0.645 ملین روپے
2012-13ء	TA/DA	پٹرول	ٹیلی فون
	1.895 ملین روپے	12.312 ملین روپے	0.715 ملین روپے

مذکورہ عرصہ کے دوران خریدی گئی مشینری اور اس پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب26فروری2014)

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتالوں میں طبی ٹیسٹوں کی مشینری کی تفصیلات

*1258: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں طبی ٹیسٹوں کیلئے کون کونسی مشینری ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کو کون کونسی مشینری کتنی لاگت سے خرید کر فراہم کی گئی ہے اور اس مشینری کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ج) ایکسرے مشینیں کتنی ہیں، کس کس وارڈ میں نصب ہیں؟

(د) کون کونسی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں تمام طبی مشینری بشمول کیمسٹری اینالائزر، Tissue Processor, Hematology Analyzer, Electrolyte Analyzer, Incubator, PCR Analyzer, Binocular Microscopes, Elisa Microscopes, Elisa Washer,X-Ray Machines, Ultrasound Machines وغیرہ موجود ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سال کے دوران ہسپتال کو 88 مشینیں خرید کر دی گئی ہیں جن کی مالیت 3,45,67,346 روپے ہے۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہولی فیملی ہسپتال میں ٹوٹل 15 ایکسرے مشینیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل شعبہ جات میں لگائی گئی ہیں۔

ڈیپارٹمنٹ	ٹوٹل	فکسڈ	موبائل
1۔ شعبہ ایکسرے	08	03	05
2۔ شعبہ ایمرجنسی	03	01	02
3۔ سرجیکل انتہائی نگہداشت	01	0	01
4۔ ڈینگی وارڈ	01	0	01
5۔ شعبہ بچگان	01	0	01
6۔ شعبہ برن	01	0	01

(د) خراب مشینری کو ٹھیک کروانے کا ٹینڈر 2013-12-31 کو کھولا گیا تھا۔ اس کے تمام قانونی ضوابط کو مکمل کرنے کے بعد مرمت مشینری کے ورک آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور تمام مشینری اس وقت زیر مرمت ہے۔ اور انشاء اللہ اگلے تین ہفتے میں مرمت کے بعد یہ تمام مشینری ہسپتال میں دوبارہ کام کیلئے قابل استعمال ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2014)

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں گائنی وارڈ میں توسیع و دیگر سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1259: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟

(ج) کیا حکومت گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کیلئے لیبر روم میں بنیادی مشینری کی تعداد انتہائی کم ہے حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) اس ہسپتال کے لیبر روم میں کتنی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟

(و) کیا حکومت خصوصی طور پر ہولی فیملی ہسپتال میں کم از کم 50 بیڈز پر مشتمل علیحدہ گائنی وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ہسپتال میں گائنی کے دو یونٹ ہیں، گائنی یونٹ 1 اور گائنی یونٹ II

گائنی یونٹ I 98اور گائنی یونٹ II 104 بستروں پر مشتمل ہے۔

(ب)راولپنڈی شہر میں ہولی فیملی ہسپتال کے علاوہ بے نظیر بھٹو ہسپتال اورDHQٹیچنگ ہسپتال کام کررہے ہیں۔اس کے علاوہ جیسا کہ یہ ہسپتال اسلام آباد سے جڑواں شہر ہے لہذا بعض مریض اسلام کے ہسپتالوں سے بھی مستفید ہورہے ہیں۔اس طرح مذکورہ ہسپتال کی گائنی وارڈ میں آنے والے مریضوں کی مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔

(ج)حکومت پنجاب تمام مریضوں کی صحت کی سستی اور بروقت سہولیات بہم پہنچانے میں کوشاں ہے۔ حکومت وقت کے ساتھ ساتھ مناسب منصوبہ بندی کرتی رہتی ہے۔

(د) میٹرنٹی کے لیبر روم میں مطلوبہ مشینری دستیاب ہےاور کوئی بھی مشین خراب نہ ہےاور مریضوں کوبنیادی سہولیات بہم پہنچارہی ہے۔حکومت پنجاب وقت کے ساتھ ساتھ مطلوبہ اور جدید مشینری فراہم کرتی رہتی ہے۔

(ہ)لیبر روم میں کوئی بھی مشینری خراب نہ ہے۔

(و)ایسا کوئی بھی منصوبہ سردست زیر غور نہ ہے۔تاہم گائنی کی سہولیات بے نظیر بھٹو ہسپتال اور DHQٹیچنگ ہسپتال میں بھی موجود ہیں جہاں سے لوگ مستفید ہورہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب8جنوری2014)

ضلع جہلم: میڈیکل سٹوروں کے چالان کرنے کی تفصیلات

*1298: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سال 2012 کے دوران جن میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے، ان کے نام بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران چالان کئے گئے، میڈیکل سٹوروں سے محکمہ کو کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ج) کیا مذکورہ عرصہ کے دوران چالان کئے گئے، میڈیکل سٹوروں کے چالان مکمل کر کے عدالت میں بھجوائے گئے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 2012ء میں ضلع جہلم میں 95 میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے گئے۔ جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں کئے گئے چالانوں میں سے ڈرگ کورٹ راولپنڈی نے 37 کیسز کا فیصلہ کیا اور 11 لاکھ 75 ہزار روپے جرمانہ کیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں کئے گئے 95 چالانوں میں سے 26 کو ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ نے وارننگ دے دیا جبکہ 62 کو ڈرگز کورٹ ریفر کیا گیا۔ کورٹ کو ریفر کئے گئے کیسز میں سے 58 کیسز کو ڈرگز کورٹ راولپنڈی میں جمع کروا دیا گیا ہے۔ جبکہ 04 کیسز تحصیل سوہاوہ میں ڈرگ انسپکٹر پوسٹ نہ ہونے کی وجہ سے جمع نہ کروائے جا سکے کیونکہ مذکورہ پوسٹ 21 ماہ سے خالی ہے۔ جونہی ڈرگ انسپکٹر تعینات ہو گایہ 04 کیسز بھی ڈرگز کورٹ میں جمع کروا دیئے جائیں گے۔ باقی 7 کیسز میں سے 02 کیس سندھ ہائی کورٹ کے Stay کی وجہ سے التواء میں ہیں۔ 01 کیس صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کو رہنمائی کے لئے ریفر کیا گیا ہے اور 01 کیس ڈرگ انسپکٹر جہلم کو مزید تحقیقات کے لئے بھیجا گیا ہے۔ دو کیسز ڈرگ انسپکٹرز دینہ کے پاس زیر تحقیقات ہیں۔ تحصیل دینہ کا ایک کیس مورخہ 14-3-14 کو بورڈ کی میٹنگ میں ایجنڈا پر

تھا لیکن ملزم نے ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ کی اگلی میٹنگ جو کہ اپریل میں منعقد ہو گی، تک مہلت لے لی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

ضلع فیصل آباد: ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1372: میاں طاہر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں؟

(ب) ڈرگ انسپکٹر کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ڈرگ انسپکٹر نے یکم جنوری 2011 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے؟

(د) کتنے میڈیکل سٹورز کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کتنے میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنوں کو سیل کیا گیا؟

(و) کتنے میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع فیصل آباد میں ڈرگ انسپکٹرز کی کل آٹھ اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ جن میں سے 4 اسامیاں پُر ہیں۔

(ب) ڈرگ انسپکٹرز کی 4 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری 2011 سے آج تک 7424 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے۔

(د)845 میڈیکل سٹورز کے خلاف بغیر ڈرگ لائسنس، بغیر بل وارنٹی، غیر رجسٹرڈ ادویات، ایکسپائر ادویات، مس برانڈز، بغیر سیل پرچیز ریکارڈ، لیگل کی بناء پر کاروائی کی گئی ہے۔

(ہ)449 میڈیکل سٹورز کو 1 کروڑ 20 لاکھ 60 ہزار 100 روپے جرمانہ کیا گیا اور 317 میڈیکل سٹورز سیل کیئے گئے۔

(و) کسی بھی میڈیکل سٹور کا لائسنس منسوخ نہیں کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 3 فروری 2014)

فیصل آباد: پی پی 58 میں بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1403: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 58 فیصل آباد کے کس کس موضع / گاؤں / قصبہ میں بی ایچ یو کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان بی ایچ یوز کی میسنگ فیسلٹیز کون کونسی ہیں؟

(ج) کس کس یونٹ میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت ان یونٹس کی میسنگ فیسلٹیز پوری کرنے اور ڈاکٹرز / پیرا میڈیکل سٹاف فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) حلقہ پی پی 58 فیصل آباد میں کل 12 بنیادی مراکز صحت ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مراکز صحت میں سے 8مراکز کی چار دیواری قابل مرمت ہے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم مراکز صحت صحیح طور پر چل رہے ہیں اور تمام قسم کا ضروری سامان دستیاب ہے۔

(ج) کسی بھی یونٹ پر ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) مراکز صحت کی چار دیواری کی مرمت کیلئے ضلعی حکومت کوشاں ہے اور فنڈز کی دستیابی پر چار دیواری کی مرمت کروادی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 6جنوری 2014)

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1409: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور میں کتنے ڈاکٹرز کب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ڈاکٹرز ایسے ہیں جو عرصہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق کوئی ملازم ایک جگہ پر تین سال سے زائد تعینات نہیں رہ سکتا، اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا ڈاکٹرز جو عرصہ تین سال سے ہیڈ آفس میں تعینات ہیں ان کو فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ادارہ انتقالِ خون پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور میں 6ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

ڈاکٹر ظفر اقبال 2011-04-6 سے بطور ایڈیشنل ڈائریکٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر محمد اطہر 2010-10-2 سے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عبدالماجد 2007-2-27 سے بطور لیکچرر ڈمنسٹریٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عارف تبسم 2007-2-25 سے بطور لیکچرار کام کر رہا ہے

ڈاکٹر گلنار اختر 2010-09-28 سے بطور لیکچرر ڈمنسٹریٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر مسرت داد 2007-11-6 سے بطور بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر کام کر رہا ہے

(ب) مندرجہ ذیل تین ڈاکٹرز عرصہ پانچ سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں

ڈاکٹر عبدالماجد 2007-2-27 سے بطور لیکچرر ڈمنسٹریٹر کام کر رہا ہے

ڈاکٹر عارف تبسم 2007-2-25 سے بطور لیکچرار کام کر رہا ہے

ڈاکٹر مسرت داد 2007-11-6 سے بطور بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر کام کر رہا ہے

(ج) مذکورہ بالا ملازمین بہتر کارکردگی کی بناء پر تعینات ہیں، کسی شکایت یا غیر تسلی بخش کارکردگی کی بناء پر محکمہ صحت حکومت پنجاب ان کو ٹرانسفر کر دے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)</u>

<u>لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب گاڑیوں کی تعداد و استعمال کی تفصیلات</u>

*1415: <u>ملک تیمور مسعود</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور کے پاس کتنی کون کون سے ماڈل کی گاڑیاں ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن آفسران / اہلکاران کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کے گزشتہ پانچ سال کے دوران کس کس مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں کو 24 گھنٹے ذاتی استعمال میں لایا جا رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت کوئی ایسے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ سرکاری گاڑیوں کو ذاتی استعمال میں نہ لایا جاسکے ؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ادارہ کے پاس کل 8 گاڑیاں ہیں۔ گاڑی کی کمپنی، ماڈل اور نمبر کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ گاڑیاں سرکاری امور کے سلسلے میں زیر استعمال ہیں اور کسی ایک افسر کیلئے متعین نہ ہیں۔

(ج) ان گاڑیوں پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مرمت اور پٹرول وڈیزل کی مد میں آنے والے اخراجات کی سال وائز تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ ان گاڑیوں کو 24 گھنٹے ذاتی استعمال میں لایا جارہا ہے۔

(ہ) جی ہاں! گورنمنٹ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً اقدامات اٹھاتی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے ایک پالیسی وضع کی ہے جس کی کاپی Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1438: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی منظور شدہ اور موجودہ تعداد کیا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں سٹاف نرسز کی بہت کمی ہے، کیا ہسپتال کی انتظامیہ نے

یہ کمی پوری کرنے کی کبھی کوشش یا ڈیمانڈ کی ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کام کرنے والی سٹاف نرسز کی سنیارٹی کا طریق کار کیا ہے؟

(د) کیا حکومت سٹاف نرسز کی کمی پوری کرنے اور ان کی سنیارٹی درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور خواتین ڈاکٹرز کی سیٹیں مشترکہ ہیں جن کی کل تعداد 91 ہے جن میں سے 72 سیٹیں پُر ہیں جب کہ 19 سیٹیں خالی ہیں۔ جبکہ نرسز کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 176 ہے جو کہ تمام پُر شدہ ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

(ب) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ DHQ ہسپتال گوجرانوالہ نے پرنسپل، گوجرانوالہ میڈیکل کالج گوجرانوالہ کو چٹھی نمبری 31۔2628 بتاریخ 2013۔03۔5 کو ICU وارڈ کیلئے 20 سٹاف نرسز کی ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ (چٹھی کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) تمام ہسپتالوں بشمول مذکورہ ہسپتال کی تمام نرسنگ سٹاف کی سنیارٹی لسٹ کا تعین ان کی پہلی حاضری رپورٹ سے کیا جاتا ہے۔

(د) ہسپتال انتظامیہ نے 20 سٹاف نرسز کی منظوری کے لئے پرنسپل، گوجرانوالہ میڈیکل کالج، گوجرانوالہ کو بحوالہ چٹھی نمبری۔31۔2628 بتاریخ 2013۔03۔5 استدعا کی ہے۔ (چٹھی کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

چارج نرسز کی سنیارٹی محکمہ صحت کی ویب سائٹwww.health.punjab.gov.pk پر آویزاں ہے اور اعتراضات کی روشنی میں درستگی جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب26فروری2014)

لاہور: محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دراز سے تعینات افسران واہلکاران کی تفصیلات

*1460:جناب آصف محمود : کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں محکمہ صحت میں کتنے سیکشن آفیسر اور ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور وہ کون کونسے شعبوں کو ڈیل کررہے ہیں اور کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ب) ان دفاتر کی تمام برانچز میں کتنے کتنے اسسٹنٹ اور سپرنٹینڈنٹس کب سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں گریڈ ایک تا گریڈ17 کے اہلکاران وافسران جو عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں، ان کو قواعد وضوابط کے مطابق فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی19 جولائی2013ء تاریخ ترسیل 11 ستمبر2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں محکمہ صحت میں کل9 ڈپٹی سیکرٹریز اور23 سیکشن آفیسرز کام کررہے ہیں۔ تفصیل ذیل میں درج ہے۔

جناب انور غفور، ڈپٹی سیکرٹری، سیکرٹری صحت کے ساتھ بطور پرسنل سٹاف آفیسر تعینات ہیں۔

ڈاکٹر شعیب انور ڈپٹی سیکرٹری (جنرل)، جناب عدنان ظفر (ڈپٹی سیکرٹریEstt-I)، محترمہ سیدہ ملائکہ، ڈپٹی سیکرٹری(Estt-II)، راجہ منصور انور ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن تعینات ہیں یہ ڈپٹی

سیکرٹریزاوران کے ماتحت سیکشن پروفیسرز،ڈاکٹرز، سپیشلسٹ ڈاکٹرز،لیڈی ڈاکٹرز، نرسزاور دیگر پیرا میڈیکل اور دیگر کے متعلقہ انتظامی نیز امور ڈیل کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف ڈپٹی سیکرٹری بجٹ اینڈ اکاؤنٹس بجٹ جبکہ جناب حافظ انیس الرحمان ڈپٹی سیکرٹری پرچیز طبی مشنری اورادویات سے متعلقہ امور سرانجام دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ناصر محمود شاکر،ڈپٹی سیکرٹری (میڈیکل ایجوکیشن)، میڈیکل کی تعلیم سے متعلقہ امور جبکہ ڈاکٹر محسن سرور (ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل)، محکمہ صحت سے متعلقہ ٹیکنیکل امور سرانجام دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا ڈپٹی سیکرٹریز کے ماتحت چلنے والے sections اوران میں تعینات سیکشن آفیسرز کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت میں 2 سپرنٹنڈنٹس اور 23 اسسٹنٹس کام کررہے ہیں۔ان کے نام، سیکشن بمعہ عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ لاہور میں تعینات سٹاف S&GAD کی strength پر ہے اور محکمہ صحت سے باہر دیگر کسی بھی محکمہ میں ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ S&GAD ہی سے ہوتی ہے۔تاہم کسی بھی شکایت کی صورت میں محکمہ صحت متعلقہ ملازم کو ایس اینڈ جی اے ڈی surrender کردیتا ہے۔ محکمہ صحت کے اندر مختلف دفاتر میں ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 فروری 2014)</u>

<u>لاہور: محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں عرصہ دس سے کام کرنے والے افسران واہلکاران کی تفصیلات</u>

<u>*1466: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں گریڈ 1 تا 18 کے کتنے افسران واہلکارن ایسے ہیں جو عرصہ 10 سال سے اسی دفتر میں کام کررہےہیں کیا یہ قواعد وضوابط کی خلاف ورزی نہ ہے؟

(ب) کیا کوئی ملازم ایک جگہ پر گورنمنٹ رولز کے مطابق تین سال سے زائد رہ سکتا ہے اگر نہیں تو کیا مصلحت ہے کہ جو ملازم 10 سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں ان کو ٹرانسفر نہیں کیا جا رہا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دس دس سال ایک ہی جگہ پر تعینات رہنے والے ملازمین نے اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور عوام کے جائز کاموں کو بھی نہیں کرتے اور کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ تک دفتروں کے چکر لگواتے رہتے ہیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا حقائق درست ہیں تو کیا موجودہ سیکرٹری صحت مذکورہ بالا ملازمین کو فوری طور پر یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت سول سیکرٹیریٹ لاہور میں گریڈ 1 تا گریڈ 18 کا کوئی بھی افسر یا اہلکار عرصہ دس سال سے ایک ہی سیکشن / جگہ پر تعینات نہ ہے۔ تاہم ان ملازمین / افسران کی محکمہ صحت سے باہر کسی بھی محکمہ میں پوسٹنگ محکمہ صحت کے نہیں بلکہ S&GAD کے اختیار میں ہے۔ اور اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ 2008 میں چیف سیکرٹری پنجاب کے آرڈرز پر تمام محکموں میں عرصہ دس سال یا اس سے زائد عرصہ سے ایک ہی محکمہ میں تعینات تمام ملازمین کو S&GAD نے دیگر محکموں میں ٹرانسفر کر دیا تھا۔ تاہم اس وقت ایسے ملازمین جن کو محکمہ صحت میں S&GAD کی طرف سے تعینات ہوئے 10 سال یا اس سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ کوئی بھی آفیسر عرصہ تین سال سے زائد کسی بھی انتظامی پوسٹ پر تعینات نہیں رہ سکتا۔ اگر مجاز اتھارٹی (Competent Authority) اس کے کام اور کارکردگی سے مطمئن ہے۔ رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ صحت پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور میں کوئی بھی آفیسر اور اہلکار عرصہ دس سال سے ایک جہ جگہ / سیکشن میں تعینات نہ ہے اور نہ ہی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے بلکہ ان کی محکمہ صحت کے اندر مختلف دفاتر میں وقتاً فوقتاً ٹرانسفر ہوتی رہتی ہے۔

(د) جیسا کہ جزو "ج" میں درج ہے کہ محکمہ صحت میں کوئی بھی ملازم عرصہ دس سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات نہ ہے اور نہ کسی ملازم یا آفیسر نے اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔ تاہم سیکرٹری صحت ناقص کارکردگی دکھانے والے ملازمین / افیسران یا جن کے خلاف کسی بھی قسم کی کوئی شکایت ہو کو فوری طور پر S&GAD بھیج دیتے ہیں۔ تاہم محکمہ صحت سے باہر ان کی ٹرانسفر / پوسٹنگ سیکرٹری صحت کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)</u>

<u>ضلع اوکاڑہ: چک فیض آباد کے مرکز صحت کے مسائل کی تفصیلات</u>

<u>*1480: شیخ علاؤالدین:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بنیادی مرکز صحت میں کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر عرصہ 5 سال سے تعینات نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے رہائشی کوارٹرز کی نہایت ہی خستہ حالت ہے کوئی بھی کوارٹر رہائش کے قابل نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ملازمین کی رہائش نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کی کافی چیزیں مثلاً درخت، گاڈر، دروازے، اینٹیں وغیرہ چوری ہو چکے ہیں؟

(د)مذکورہ ہسپتال میں سال 2008 تا جون 2013 تک کتنے مریض علاج کے لیے آئے اوران کو کون کونسی ادویات دی گئیں۔ علاج کرنے والا کون تھانام، عہدہ کیاہے نیز مریضوں سے پرچی کی مد میں کتنی رقم وصول کی گئی اور مذکورہ بالا عرصہ میں ہسپتال میں کتنی رقم کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(ہ)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے، رہائش کے کوارٹرز نئے بنانے اور مرمت کرنے اور چوری کیا گیا سامان واپس دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)ڈاکٹر توقیر احمد، MO بنیادی مرکز صحت فیض آباد میں تعینات رہے ہیں اور مورخہ 09-9-28 سے PG(FCPS) ٹریننگ کیلئے گئے۔

(ب)جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ دو عدد کوارٹرز رہائش کے قابل ہیں اور وہاں پر سٹاف رہائش پذیر ہے تاہم MO کی رہائش اور چار کوارٹرز کی مرمت درکار ہے جس کیلئے DO بلڈنگ کو درخواست کی گئی ہے۔

(ج)یہ درست نہ ہے! بلکہ چوکیدار مذکورہ طبی سنٹر میں رہائش پذیر ہے اور اس سنٹر سے دروازے وغیرہ چوری ہوئے تھے جن کی بابت پولیس اسٹیشن بصیر پور میں FIR No.156/12 بتاریخ 12-3-4 درج کروائی گئی۔ FIR کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)متذکرہ بالا بی ایچ یو میں 2008 تا جون 2013 تک 37649 مریض چیک کئے گئے۔ اوران کو مطلوبہ ادویات جو کہ ایک بی ایچ یو لیول کے طبی سینٹر پر حکومت کی پالیسی کے مطابق ہوتی ہیں، فراہم کی

گئی۔اور پرچی فیس کی مد میں۔ /37649 روپے حکومت کے خزانے میں جمع کروائے گئےاور سالانہ تقریباً1 لاکھ 72 ہزار 916 روپے کی ادویات مریضوں کو فراہم کی گئیں۔

مریضوں کو طبی سہولیات اور میڈیسن ڈسپنسر مہیا کر رہا ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت بی ایچ یو فیض آباد کے کوارٹرز مرمت کروانے اور وہاں پر ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کر نیکا ارادہ رکھتی ہے۔ ضلعی حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوتے ہی کوارٹرز مرمت کر دیئے جائیں گے اور PG(FCPS) ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد ڈاکٹر توقیر احمد، MO اپنی ڈیوٹی بنیادی مرکز صحت چیک فیض آباد میں ہی کرے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2014)

لاہور: انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1504: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2012 سے آج تک انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حق دار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 24 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں یکم جنوری 2012 سے آج تک صرف ایک پروفیسر اور تین ایسوسی ایٹ پروفیسر کی تقرری کی گئی سینئر رجسٹرار کی پوسٹ ادارہ ہذا میں نہیں ہے۔

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام عہدہ گریڈ تعلیمی قابلیت ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	تدریسی تجربہ	پتہ جات
1	پروفیسر ڈاکٹر روبینہ سرمد	پروفیسر	20	ایم بی بی ایس FCPS،	لاہور	15 سال تقریباً	ہاؤس نمبر 201 فیز II-Q ڈی ایچ اے
2	ڈاکٹر سیما امداد	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل (com.med)	لاہور	22 سال تقریباً	M-194 گلبرگ III لاہور
3	ڈاکٹر محمد ہمایوں	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل مائیکروبیالوجی	لاہور	19 سال تقریباً	N-100 مرغزار کالونی ملتان روڈ لاہور
4	ڈاکٹر انجم زبیر بھٹہ	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	ایم بی بی ایس، ایم فل مائیکروبیالوجی	ملتان	25 سال تقریباً	J-245 ویلنیشیا ٹاؤن لاہور

(ج) سیریل نمبر 1 پہلے ہی ادارہ ہذا میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر کام کر رہی ہیں اور انہیں (Acting charge basis) پر تعینات کیا ہے۔ سیریل نمبر 2 بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن تقرری ہوئی ہے۔ سیریل نمبر 4-3 پہلے ہی بطور اسسٹنٹ پروفیسر کام کر رہے تھے اور مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ

کی بنیاد پر ایسوسی ایٹ پروفیسر کی سیٹ پر (Current charge basis) پر محکمہ صحت نے تقرری کی ہے۔

(د) تمام تقرری حکومت کی واضع کردہ پالیسی کے مطابق محکمہ صحت نے کی ہے اور اس میں کسی فرد کی حق تلفی نہیں کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 فروری 2014)

لاہور: پنجاب ڈینٹل ہسپتال کا قیام و دیگر تفصیلات

*1526: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال کب قائم کیا گیا؟

(ب) کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کی عمارت کتنے بلاکوں پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے بیڈز ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں گریڈ 19 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ہ) خالی اسامیاں کب پُر کر دی جائیں گی؟

(و) اس ہسپتال کے سال 10۔2009 کے سالانہ اخراجات و آمدن بتائیں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 24 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ ہسپتال 1930ء میں قائم کیا گیا۔

(ب) اس ہسپتال کا کل رقبہ 8 کنال ہے۔

(ج)اس کی عمارت تین بلاکوں پر مشتمل ہے۔ پُرانا بلاک 30-1929 میں تعمیر ہوا اور نیا بلاک 1970 میں مکمل ہوا۔ ہسپتال کا ایڈمن بلاک 91-1990 میں بنا۔ اس ہسپتال کا اوور سرجری ڈیپارٹمنٹ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ہے اس میں 10 بیڈز مردوں کیلئے اور 8 بیڈز عورتوں کیلئے ہیں۔

(د)مذکورہ ہسپتال میں گریڈ 19 کی چھ اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 5 اسامیاں پُر جبکہ 1 اسامی ایڈیشنل پرنسپل ڈینٹل سرجن کی خالی ہے جو کہ 11-3-18 سے خالی ہے۔ مذکورہ آسامی بذریعہ ترقی پُر کی جائے گی جبکہ گریڈ 20 کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ پُر ہے۔

(ہ)گریڈ 19 کی صرف ایک اسامی خالی ہے جبکہ باقی تمام اسامیوں پُر ہیں۔ یہ اسامی گریڈ 18 سے بذریعہ ترقی گریڈ 19 پُر کی جائے گی۔

(و)مذکورہ ہسپتال کی سال 10-2009 کی آمدنی 22 لاکھ 61 ہزار 8 سو 7 روپے جبکہ اخراجات 8 کروڑ 11 لاکھ 85 ہزار روپے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

ضلع گجرات: سول ہسپتال ڈنگہ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*1539: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈنگہ شہر ضلع گجرات کی بوسیدہ بلڈنگ کو گرا کر نئے سرے سے ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع ہے جو سال 2011-12 میں شروع ہوا؟

(ب)یہ کام کتنے عرصہ میں مکمل ہونا تھا، بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج)حکومت اس ہسپتال کی تعمیر کے کام کو کب تک شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی تعمیر شروع کرنے کے لئے مورخہ 13-07-2013 کو ضلعی حکومت نے سیکرٹری پلاننگ کو خط لکھا ہے جس میں بقایا رقم کا مطالبہ کیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو کب تک فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سول ڈسپنسری ڈنگہ کو اپ گریڈ کر کے 30 بستروں کا سول ہسپتال بنائے جانے کی ترقیاتی سکیم ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر گجرات کی چٹھی نمبری DDC/GRT/2010 بتاریخ 11-1-24 کے تحت مندرجہ ذیل مدوں کے ساتھ ٹوٹل 49.500 ملین روپے کے ساتھ منظور ہوئی۔

بلڈنگ کی تعمیر کیلئے 29.500 ملین روپے اور فراہم مشینری وآلات 20.000 ملین روپے

(ب) کام ایک سال میں مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکا۔

(ج) بلڈنگ کی تعمیر کا کام ضلعی محکمہ بلڈنگ نے مورخہ 11-6-16 کو شروع کیا جو کہ تاحال جاری ہے۔ اس سکیم کے تمام فنڈز 12-2011 میں الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔ جس پر بلڈنگ کی تعمیر کا کام بہت تیزی سے ہوا لیکن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ترقیاتی فنڈز میں کمی کی وجہ سے تعمیر کا کام روک گیا تھا۔ اب 14-2013 میں فنڈز جاری ہو چکے ہیں اور کام کو دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔

(د) فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اس سکیم پر بلڈنگ کی تعمیر کیلئے ابھی تک 22.238 ملین فنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔ فنڈز کے جاری ہونے پر مشینری وآلات کی خریداری کے لئے ٹینڈر کر دیئے گئے ہیں اور اس سلسلے میں ٹیکنیکل سکروٹنی جاری ہے۔ بلڈنگ کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اسی مالی سال میں مشینری کی خریداری کا کام انشاء اللہ مکمل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا میں غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ لیبارٹریاں و دیگر تفصیلات

*1562: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں طبی ٹیسٹوں کے لئے متعدد پرائیویٹ لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں ان کی تعداد کتنی ہے۔ان کے قیام کے لئے جس اتھارٹی نے اجازت دی اسکا نام، عہدہ اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان لیبارٹریوں کو کام کرنے کی اجازت دینے کے لئے کیا Criteria اختیار کیا جاتا ہے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے Criteria کے مطابق کوئی بھی لیبارٹری حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں کام نہیں کر رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ شہر میں جو لیبارٹری بغیر اجازت بغیر کسی Criteria کے کام کر رہی ہیں ان کے خلاف آپریشن / کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 20 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں پرائیویٹ لیبارٹریوں کی تعداد 12 ہے۔ ماضی میں کسی بھی قانون کی غیر موجودگی کی وجہ سے لیبارٹریاں بغیر کسی کی بھی اجازت کی قائم کی جا سکتی تھیں تاہم اب حکومت پنجاب نے اس کے تدارک کیلئے ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کر دیا ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے لیبارٹریوں کو Regulate کرنے کیلئے ریگولرائزیشن کا عمل شروع کر دیا ہے اور Minimum Service Delivery Standard جاری کئے ہیں ان پر مرحلہ وار عمل کیا جارہا ہے۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن Minimum Service Delivery Standards پر مرحلہ وار عمل کروا رہا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے طبی لیبارٹریوں اور دوسرے معاملات کو ریگولیٹ کرنے کیلئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا ہے جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ غیر قانونی لیبارٹریوں کے قلع قمع کیلئے کمیشن نے رجسٹریشن کا نیا مربوط نظام بھی وضع کیا ہے۔ جس پر مرحلہ وار عمل جاری ہے۔ مزید براں کمیشن نے Minimum Service Delivery Standards بھی جاری کئے ہیں جن پر بھی مرحلہ وار عمل درآمد جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

فیصل آباد: ہسپتالوں سے جاری کئے گئے ایم ایل سی کی تفصیلات

*1569: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 58 فیصل آباد کے ہسپتالوں اور آر ایچ سی سے 20 مئی 2013 کے بعد جن افراد کو ایم ایل سی جاری کئے گئے ان کے نام، پتہ جات بتائیں؟

(ب) مذکورہ ایم ایل سی جاری کرنے پر کس کس کا پرچہ درج ہوا اور کس کس ایم ایل سی کو کس کس جگہ عدالت میں چیلنج کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 58 فیصل آباد میں دو RHCs ماموں کانجن اور کنجوانی ہیں، آر ایچ سی ماموں کانجن سے 20 مئی 2013 سے 28 ستمبر 2013 تک 212 ایم ایل سی جاری کئے گئے۔ جبکہ اسی عرصہ کے دوران RHC کنجوانی سے 120 ایم ایل سی جاری کئے گئے۔

دونوں آر ایچ سیز سے جاری کئے گئے ایم ایل سیز کی تفصیل بمع نام وپتہ جات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ایم ایل سیز پر پرچہ ہوا یا نہ ہوا یہ متعلقہ نہ ہے تاہم RHC ماموں کانجن سے جاری ہونیوالے 212 ایم ایل سی میں سے کوئی بھی ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج نہ ہوا جبکہ آر ایچ سی کنجوانی سے جاری ہونے والے 120 میڈیکل بورڈز سے ایم ایل سی نمبر 130 اور 131 ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ میں چیلنج ہوئے تاہم میڈیکل بورڈز نے ایم ایل سی جاری کرنے والے ڈاکٹر کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 فروری 2014)</u>

<u>ضلع لاہور: ہسپتالوں کے لئے خریدی گئیں ایمبولینسز کی تفصیلات</u>

*1575: <u>ڈاکٹر نوشین حامد:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران سرکاری ایمبولینس گاڑیوں کی خریداری پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سال 12-2011، 13-2012 کے دوران سرکاری ایمبولینس گاڑیوں کی مرمت و دیکھ۔ بھال پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ عرصہ میں ضلع لاہور کے درج ذیل ہسپتالوں میں ایمبولینسز خرید کی گئیں۔

میاں منشی DHQ-I لاہور	ایک عدد	41 لاکھ 99 ہزار روپے
سید میٹھا ہسپتال لاہور	ایک عدد	47 لاکھ 53 ہزار 410 روپے

لاہور جنرل ہسپتال لاہور 2 عدد (کیری ڈبہ) 12 لاکھ 90 ہزار روپے

ٹوٹل رقم: 1 کروڑ 2 لاکھ 41 ہزار 4 سو 10 روپے لاگت آئی

(ب) ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ایمبولینس گاڑیوں کی دیکھ بھال پر مذکورہ عرصہ کے دوران 43 لاکھ 8 ہزار 407 روپے لاگت آئی۔ ہسپتال وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

سر گنگارام ہسپتال 15 لاکھ روپے، لاہور جنرل ہسپتال 2 لاکھ 63 ہزار 115 روپے، جناح ہسپتال 14 لاکھ 8 ہزار 770 روپے، میو ہسپتال 5 لاکھ 62 ہزار 870 روپے، لیڈی ولنگڈن ہسپتال 1 لاکھ 69 ہزار 785 روپے، گورنمنٹ سید میٹھا ہسپتال 3 لاکھ 14 ہزار 419 روپے، چلڈرن ہسپتال 3 لاکھ 39 ہزار 375 روپے، سروسز ہسپتال لاہور 4 لاکھ 88 ہزار 100 روپے، لیڈی ایچی سن ہسپتال 4 لاکھ 1 ہزار 693، پنجاب ڈینٹل ہسپتال 31 ہزار 876 روپے، نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور 3 لاکھ 91 ہزار 2 روپے، میاں منشی ہسپتال 2 لاکھ 48 ہزار 360 روپے، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال 7 لاکھ 99 ہزار 42 روپے

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2014)

لاہور: شارٹ ٹریننگ کورسز کی تفصیلات

*1576: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز لاہور میں سال 2012 اور 2013 کے دوران کل کتنے شارٹ ٹریننگ کورس ہوئے؟

(ب) ان کورسز میں پنجاب بھر سے کل کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹر نے شرکت کی؟

(ج) متذکرہ کورسز میں طبی تحقیق کے کون کونسے طریقے متعارف کرانے کروائے گئے؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان (سی پی ایس سی) ملک میں اعلیٰ تعلیم کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس وقت کالج کے 20ہزار سے زائد ماہرین ملک بھر کے سول اور آرمی اداروں میں %85 سے زائد سپیشلسٹ ڈاکٹر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ملک کا واحد ادارہ ہے جو 69 مختلف شعبوں میں فیلو شپ کے امتحانات کروا رہا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہے۔

مذکورہ عرصہ کے دوران سی پی ایس پی کی جانب سے ڈاکٹرز کیلئے کروائے جانے والے تمام کورسز اور ورکشاپس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کورس کا نام / تفصیل	تعداد کورسز / ورکشاپس	تعداد ڈاکٹرز
2012	کمیونیکیشن سکیلز ریسرچ میتھڈولوجی بایوسٹیٹکس	76	2005
	اینڈ ڈیسرٹیشن رائٹنگ	47	1450
	آئی ٹی	90	1765
	پرائمری سرجیکل سکیلز	26	695
	ایجوکیشن پلاننگ اینڈ ایلوویشن	08	224
	اسیسمنٹ اینڈ لمیٹنس	10	285
	سپروائزر سکیلز	13	300
	ایڈوانس ٹراما لائف سپورٹ کورس	13	184
	ایڈوانس کارڈیک لائف سپورٹ کورس	19	177
	بیسک لائف سپورٹ کورس	29	317

	پیڈیاٹرکس ایڈوانس لائف سپورٹ کورس	02	13

سال	کورس کا نام / تفصیل	تعداد کورسز / ورکشاپس	تعداد ڈاکٹرز
2013	کمیونیکیشن سکیلز ریسرچ میتھڈولوجی بایو سٹیٹکس	53	1450
	اینڈ ڈیسر ٹیشن رائٹنگ	34	1041
	آئی ٹی	61	1437
	پرائمری سرجیکل سکیلز	28	887
	ایجوکیشن پلاننگ اینڈ ایلوویشن	09	245
	اسیسمنٹ اینڈ لمپیٹنس	07	202
	سپروائزر سکیلز	04	105
	ایڈوانس ٹراما لائف سپورٹ کورس	17	272
	ایڈوانس کارڈیک لائف سپورٹ کورس	13	208
	بیسک لائف سپورٹ کورس	60	960

(ب) ڈاکٹرز کی تعداد مع کورس تفصیل جزو "الف" میں درج ہے۔

(ج) متذکرہ کورسز کیلئے کالج آف فزیشنز & سرجنز پاکستان نے تمام ایڈوانس طریقے بشمول Distant learning, Video Link, Research Methodology اور ورکشاپس وغیرہ شامل ہیں، متعارف کروائے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں کا قیام و دیگر تفصیلات

***1587: سردار وقاص حسن مؤکل**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں ضلع قصور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کونسے شعبہ جات کام کر رہے ہیں اور اس وقت کتنے شعبوں کے ڈاکٹرز نہ ہیں اور کیوں؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ و خالی اسامیاں کتنی ہیں؟

(د) ان خالی اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ہ) اس ہسپتال میں کن کن شعبوں کے قیام کی اشد ضرورت ہے اور وہ کب تک قائم کر دیئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چونیاں 1972ء میں قائم ہوا۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

شعبہ ایمرجنسی، آؤٹ ڈور، انڈور، شعبہ اطفال، شعبہ امراض چشم، شعبہ ہومیوپیتھک، شعبہ طب، گائنی و امراض نسواں اور ڈینگی وارڈ۔

مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ، انستھزیاٹیسٹ، ریڈیالوجسٹ، فزیشن، پتھالوجسٹ اور ENT سپیشلسٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔ حکومت پنجاب صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس سلسلے میں 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کر کے تعینات کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں

کو پر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے ذریعے وایسے میڈیکل آفیسرز اور وویمن میڈیکل آفیسرز BS-17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہے کو بطور سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات کرکے، سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پر کیا جارہاہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں میڈیکل آفیسر کی 8 جبکہ وویمن میڈیکل آفیسر کی 3 اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ تمام پر ہیں۔ ڈاکٹرز کی تمام گریڈز اور Specialties کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسرز اور 798 وویمن میڈیکل آفیسرز اور 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کیا ہے تاکہ خالی اسامیوں کو پر کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس میں میڈیکل آفیسرز اور وویمن میڈیکل آفیسرز BS-17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہوگی، کو ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کچھ اسامیاں بذریعہ پروموشن پر کی جاتی ہیں جن کو جلد ہی بذریعہ پروموشن پر کردیا جائے گا۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں تمام ضروری شعبہ جات، جو کہ ٹی ایچ کیو لیول کے ہسپتال میں ہوتے ہیں، موجود ہیں اور احسن طریقے سے مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کررہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں میں طبی مشینری و مفت ادویات کی فراہمی کی تفصیلات

*1588: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں ضلع قصور میں کون کونسی طبی مشینری ہے؟

(ب)اس ہسپتال میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے کون کونسی مشینری ہے اور کون کون سی مشینری کب سے بند پڑی ہے ؟

(ج)اس ہسپتال میں کون کونسی طبی مشینری کی ضرورت ہے اور یہ کب تک مہیا کر دی جائے گی ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں غریب مریضوں کے نہ تو ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور نہ ہی مفت ادویات دی جاتی ہیں ؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن ٹیسٹوں کی ہسپتال میں سہولت موجود ہے وہ بھی نہیں کئے جاتے کیونکہ ہسپتال انتظامیہ کے افسران واہلکاران اپنی یا اپنے رشتہ دار / عزیزوں کی لیبارٹریاں چونیاں شہر میں کام کر رہی ہیں ؟

(و) کیا حکومت مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر مذکورہ ہسپتال میں غریب مریضوں کے ٹیسٹ، مفت ادویات کی فراہمی و دیگر مسائل حل کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ہسپتال میں ٹی ایچ کیو لیول ہسپتال کی تمام طبی مشینری بشمول Ultrasound، X-R Plant، انستھزیا مشین، نیوبلائزر، سیکر مشین، آپریشن تھیٹر کا مکمل سامان، لیبر روم کا مکمل سامان اور ایمبولینس وغیرہ شامل ہیں، موجود ہے۔

(ب) ضروری طبی ٹیسٹوں کی تمام مشینری / سہولیات مثلاً S.Blirubin، Cholesterol، S. ، S.Uric Acid، RA Factor، ASO TITER، ANTI HB، CBC، BSR، WIDAL TEST، C.T (Clothing time)، S.Urea B.T، Creatinine، UPT Urine Pregnancy Test)، SAG، ANTI HCV، HIV (AIDs)،

Semon ،Malaria Sputum Test،(Bleeding Time)،Urine C/E
Analysisاور Dengue NSI موجود ہے اور کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔

(ج) ضرورت کے مطابق تمام طبی مشینری موجود ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ ہسپتال میں تمام مریضوں کو بلا تفریق مفت ادویات اور لیبارٹری میں موجود تمام طبی ٹیسٹوں کی سہولت مفت فراہم کی جارہی ہے۔ (کارکردگی کی سالانہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ہ) ہسپتال کی لیبارٹری میں موجود سہولیات کے مطابق تمام ٹیسٹ ہسپتال میں ہی کئے جاتے ہیں اور ہسپتال کے کسی بھی اہلکار یا ان کے رشتہ دار کی ہسپتال سے باہر لیبارٹری نہ ہے۔

(و) حکومت پنجاب پہلے ہی دستیاب وسائل کے مطابق مریضوں کو مفت ادویات اور لیبارٹری ٹیسٹوں کی سہولیات میسر کر رہی ہے اور آئندہ بھی یہ سہولیات مریضوں کو مفت مہیا کرتی رہے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2014)

پنجاب میں ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1592: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں اور ان کی تنخواہوں پر 13-2012 کے دوران کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) پنجاب میں گزشتہ پانچ سال کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنا کتنا ٹارگٹ حاصل کیا سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب کے 36اضلاع میں اس وقت 48,000لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے 18فروری 2013ء کے حکم کے مطابق یکم جولائی 2013ء سے ان کو ریگولر کر کے ان کے متعلقہ پے سکیلز کے مطابق ادائیگی کی جانا تھی۔ جس کے لئے 7.99بلین روپے درکار تھے جبکہ مالی سال 13۔2012ء میں نیشنل پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت پنجاب کو وفاقی حکومت سے کل 5.58بلین روپے ملے جس میں سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو فکسڈ تنخواہ مبلغ -/8000 روپے کے حساب سے ادائیگی کی گئی۔ 13۔2012ء کے بقایاجات کی ادائیگی کے لئے مزید 2.4بلین روپے درکار ہیں۔ جس کے لئے وفاقی حکومت کو درخواست کی جاچکی ہے جبکہ مالی سال 14۔2013ء کے پہلے کوارٹر (جولائی تا ستمبر 2013ء) کا بجٹ بھی ابھی تک نہیں مل سکا تاہم دفتر ہذا نے حکومت پنجاب سے Bridge Financing کروا کے اگست تک کی تنخواہیں فکسڈ ریٹ مبلغ -/8000روپے کے حساب سے ادا کر دی ہیں۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنے Covered Area میں مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے:۔

- خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے والوں کی شرح بالترتیب 2008ء میں 42%، 2009 میں 43%، 2010ء میں 43%، 2011 میں 42%، 2012 میں 42% رہی۔
- ماؤں کی شرح اموات بالترتیب ایک لاکھ زندہ پیدائش پر 2008ء میں 140، 2009ء میں 147، 2010ء میں 121، 2011ء میں 137، 2012ء میں 138 رہی۔
- حاملہ ماؤں کو تشنج کے حفاظتی ٹیکوں کا کورس مکمل کرنے کی شرح بالترتیب 2008ء میں 90%، 2009ء میں 94%، 2010ء میں 93%، 2011ء میں 95%، 2012ء میں 94% رہی۔

- بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کی شرح بالترتیب 2008ء میں 89%،2009ء میں 91%، 2010ء میں 92%،2011ء میں 90%،2012ء میں 91% رہی۔
- ہنر مند افراد سے ڈلیوری کرانے کی شرح بالترتیب 2008ء میں 71%،2009ء میں 70%،2010ء میں 70%،2011ء میں 76%،2012ء میں 73% رہی۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)

ضلع لیہ: تحصیل چوبارہ کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہسپتال کی تفصیلات

*1641: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ کے کسی بھی بی ایچ یو میں میڈیکل آفیسر نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ میں ڈاکٹر پورے نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) پنجاب کا واحد ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ ایسا ہے جس میں صرف ایک سینٹری ورکر ہے جبکہ پورے پنجاب میں ہر ٹی ایچ کیو ہسپتال 12 سینٹری ورکرز ہیں۔ٹی ایچ کیو چوبارہ میں سینٹری ورکرز نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔کیا حکومت وہاں مزید سینٹری ورکرز کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) موضع نواں کوٹ تحصیل چوبارہ میں صرف ایک بی ایچ یو ہے۔یہ صحرائی علاقہ ہے یہاں 25 مربع کلو میٹر تک صحت کی کوئی سہولت میسر نہ ہے۔کیا حکومت اس بی ایچ یو کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ میں مندرجہ ذیل 06 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں:۔بی ایچ یو خیرے والا، بی ایچ یو نواں کوٹ، بی ایچ یو رفیق آباد، بی ایچ یو شیر گڑھ، بی ایچ یو چک 300TDA اور بی ایچ یو چک

325TDA۔مذکورہ چھ بی ایچ یوز میں سے 4 پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ بی ایچ یو نواں کوٹ اور شیر گڑھ پر ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔مذکورہ دونوں BHUs پر PPSC کے ذریعے نئے بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا تھا تاہم دونوں ڈاکٹرز نے ان بی ایچ یوز پر جوائن نہیں کیا۔

(ب)ٹی ایچ کیو ہسپتال چوبارہ صحرائی علاقے میں واقع ہے اور آبادی سے بھی باہر ہے اس لئے وہاں کوئی بھی ڈاکٹر تعینات ہونے کو تیار نہیں ہوتا جس کی وجہ سے مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی رہتی ہیں۔

تاہم حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسر زاور 798 وویمن میڈیکل آفیسر زاور 198 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو PPSC کے ذریعے بھرتی کیا گیا ہے۔تاکہ خالی اسامیوں کو پر کیا جا سکے۔اس کے علاوہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کیلئے پروموشن کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں میڈیکل آفیسر زاور وویمن میڈیکل آفیسر ز BS-17 جن کے پاس متعلقہ سپیشلسٹی میں مطلوبہ قابلیت کی حامل ڈگری ہوگی، کو ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پر کیا جائے گا۔

(ج)مذکورہ ہسپتال پر سینٹری ورکر کی ایک ہی سیٹ منظور شدہ ہے اس لئے ایک ہی سینٹری ورکر تعینات ہے تاہم سینٹری ورکرز کی 11 اسامیوں کی منظوری کا کیس محکمہ صحت میں زیر غور ہے جس پر محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد سینٹری ورکرز کی 11 اسامیاں Create کر کے بھرتی کر لی جائے گی۔

(د)یہ بات درست ہے موضع نواں کوٹ تحصیل چوبارہ میں ایک ہی بی ایچ یو ہے اور یہ صحرائی علاقہ ہے۔ حکومت اس بی ایچ یو کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم اس کا دار و مدار فنڈز کی فراہمی پر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

لاہور: سروسز ہسپتال میں ذیابیطس سنٹر میں سرکاری ملازمین کو سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

***1645: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں ذیابیطس سنٹر پرنسپل SIMS کی زیر نگرانی چل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین جنہیں علاج و معالجہ کی سہولتیں مفت فراہم کی جاتی ہیں ان کو بھی مذکورہ بالا سنٹر میں میڈیکل سلپ کے لئے مبلغ -/130 روپے دینے پڑتے ہیں اور کوئی سپیشل کاؤنٹر سرکاری ملازمین کے لئے مخصوص نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین کے مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا کے ذیابیطس سنٹر میں تمام سرکاری ملازمین کو علاج معالجہ کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے صوبائی محتسب اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق سرکاری ملازمین سے جو فیس لی جاتی ہے وہ اسی دن سرکاری ملازم کی تصدیق کرنے کے بعد واپس کر دی جاتی ہے اس ضمن میں سرکاری ملازمین کو ہسپتال ہذا سے علاج کا ایک کارڈ جاری کیا جاتا ہے جس کے دکھانے سے سرکاری ملازمین سے فیس کی وصولی نہیں کی جاتی اور وہ کارڈ دکھا کر اپنا علاج مفت کرواتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہسپتال ہذا میں سرکاری ملازمین کو علاج معالجہ کی سہولیات مفت فراہم کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 دسمبر 2013)

لاہور: سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال میں طلبا طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1686: ڈاکٹر فرزانہ نذیر:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں اس وقت کلاس وائز طالبات اور طلبا کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سکول میں ناردرن ایریا اور کشمیر کے لئے کتنی سیٹوں کا کوٹہ مختص کیا گیا ہے نیز دور دراز کے طلبا و طالبات کی رہائش کا کیا انتظام ہے؟

(ج) سکول آف فزیو تھراپی میں پڑھانے والے سٹاف کی تعداد اور کوالیفکیشن کے بارے میں آگاہ کریں؟

(د) سکول آف فزیو تھراپی کے پرنسپل کا نام اور تعلیمی قابلیت کے بارے میں بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے منظور شدہ نصاب کے تحت فزیو تھراپی کے 5 سالہ کورس کے بعد ایک سال کی ہاؤس جاب لازمی ہے؟

(و) سکول آف فزیو تھراپی اور فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کے لئے 14-2013 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ز) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال میں مریضوں کے علاج کے لئے کیا کیا سہولیات میسر ہیں مشینوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ح) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے میل اور فی میل فزیو تھراپسٹ کی تعداد کے بارے میں بتائیں اور روزانہ آؤٹ ڈور میں کتنے مریض علاج کروانے کے لئے آتے ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سکول آف فزیو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں طلباء وطالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

کلاس	طالبات	طلباء	کل تعداد
فرسٹ ایئر	22	22	44
سیکنڈ ایئر	29	26	55
تھرڈ ایئر	24	18	42
فورتھ ایئر	17	05	22
فائنل ایئر	فائنل ایئر کی کلاس اپریل 2014 سے شروع ہوگی۔		

(ب) مذکورہ سکول صرف پنجاب کے لئے مختص ہے اور اس میں پنجاب کے چھ Under Develop اضلاع کے لئے دو دو سیٹیں مختص ہیں۔ اسی طرح فاٹا اور آزاد کشمیر کے لئے بھی دو سیٹیں مختص ہیں۔ نیز دور دراز کے طلباء کے لئے رہائش کا کوئی بندوبست نہیں اور یہ اپنی رہائش کا خود انتظام کرتے ہیں۔

(ج) سکول آف فریو تھراپی میو ہسپتال لاہور میں فزیو تھراپی کے مضامین پڑھانے والے اساتذہ کی سرکاری تقرری کی تعداد 2 ہے لیکن اپنی مدد آپ کے تحت تمام فزیو تھراپسٹ اپنے مریضوں کے علاج کے فرائض کے ساتھ ساتھ تعلیمی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں نیز یہ تمام فریو تھراپسٹ تعلیمی طور پر ٹرانزیشنل ڈاکٹر آف فزیو تھراپی اور ایم فل کی ڈگریوں کے حامل ہیں۔

(د) سکول آف فزیو تھراپی کی پرنسپل کا نام صالحہ سلیم بخاری ہے اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

I) بی ایس سی فزیو تھراپی (ایک سالہ ایڈیشنل کورس مساوی بی ایس فزیو تھراپی)

II) ایم فل فزیو تھراپی III) ایم بی اے (ایگزیکٹو)

(ہ) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے۔

(و) سکول آف فزیو تھراپی اور فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کے لئے حکومت نے الگ سے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا تاہم ہسپتال کے باقی شعبوں کی طرح فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ کی روزمرہ ضروریات کو ہسپتال کے بجٹ سے پورا کیا جاتا ہے۔

(ز) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کی خدمات کے لئے سہولیات اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

الٹراء ساؤنڈ مشینیں 11 عدد، ہاٹ پیک 2 عدد، الیکٹرک سٹیمولیٹر 03 عدد، ٹریکشن مشین 4 عدد،

مائیکرو ووبوڈایاتھری 2 عدد تمام ورزشی آلات اور تمام ہائیڈرو تھراپی آلات۔ مندرجہ بالا تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں۔

(ح) فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں اس وقت 5 مرد اور 11 خواتین بطور فزیو تھراپسٹ کام کر رہے ہیں اور فزیو تھراپی آؤٹ ڈور میں تقریباً 70 مریض روزانہ علاج کے لئے آتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)</u>

<u>صوبہ میں عطائی ڈاکٹرز و حکیموں کے خلاف کارروائی کرنے کی تفصیلات</u>

<u>*1692: سردار محمد آصف نکئی:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کی بھرمار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا حکومت عوام الناس کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے عطائی ڈاکٹروں اور عطائی حکیموں کے خلاف مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سال 2012 سے جولائی 2013 تک کتنے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائی ڈاکٹرز اور حکیموں کی بھرمار ہو چکی ہے۔

(ب) پنجاب سرکار اور ضلعی حکومتوں کے باہمی اشتراک سے عوام الناس کی زندگیوں سے کھیلنے والے

عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف بلا اختیار بھرپور کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) سال 2012 سے جولائی 2013 تک محکمہ صحت نے عطائی ڈاکٹروں اور حکیموں کے خلاف بھرپور کارروائی کرتے ہوئے صوبہ پنجاب میں 4930 عطائی ڈاکٹروں کے کلینکس کا معائنہ کیا جن میں 2820 کے چالان کئے، 1497 کلینکس کو سر بمہر کیا اور 34661700 روپے (3 کروڑ 46 لاکھ 61 ہزار 7 سو روپے) جرمانے کی مد میں سرکاری خزانے میں جمع ہوئے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)</u>

<u>صوبہ میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تشدد کا نشانہ بنانے کے واقعات و دیگر تفصیلات</u>

*1699: <u>چودھری عامر سلطان چیمہ</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)جنوری 2012 سے جولائی 2013 تک پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تشدد کا نشانہ بنانے کے کتنے واقعات ہوئے ؟

(ب)تشدد کے واقعات میں ملوث افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)پنجاب کے 36 اضلاع سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2012 سے جولائی 2013 کے دوران پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پر تشدد کے کل دس واقعات ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) ضلع گجرات میں دو لیڈی ہیلتھ ورکرز کو پولیو ڈیوٹی کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(2) ضلع لاہور میں ایک لیڈی ہیلتھ ورکر کو ڈینگی سروے کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(3) ضلع راولپنڈی میں دو لیڈی ہیلتھ ورکرز کو پولیو ڈیوٹی کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(4) ضلع ساہیوال میں چار لیڈی ہیلتھ ورکرز اور ایک لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

(ب)مندرجہ بالا تشدد کے تمام واقعات میں ملوث افراد کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کروائی گئی ہے۔

ضلع لاہور اور ضلع ساہیوال میں (سوائے لیڈی ہیلتھ سپروائزر کے) کیسز Resolve ہو گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

فیصل آباد: آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1711: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 57 فیصل آباد میں سرکاری ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال اور مراکز صحت میں اس وقت ڈاکٹرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ہر سنٹر اور ہسپتال میں کون کون سی Missing Facilities ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سنٹرز اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز ضرورت کے مطابق فراہم کرنے اور Missing Facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 57 فیصل آباد میں درج ذیل 7 بی ایچ یوز ہیں: BHU 603/GB, BHU 427/GB, BHU 426/GB, BHU 418/GB, BHU 608/GB, BHU 404/GB, BHU 615/GB

(ب) تمام مراکز صحت پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

بی ایچ یوز/603 گ ب، ڈاکٹر محمد یحییٰ، بی ایچ یو GB/427 ڈاکٹر شہزاد انور، بی ایچ یو GB/426، اضافی چارج ڈاکٹر محمد یحییٰ، بی ایچ یو GB/418 ڈاکٹر غلام مصطفیٰ، بی ایچ یو GB/404 ڈاکٹر فاروق، بی ایچ یو GB/608 ڈاکٹر اجمل، بی ایچ یو GB/615 ڈاکٹر آصف رسول۔

(ج) مذکورہ بالا مراکز صحت میں سے تین مراکز صحت بی ایچ یو، 603 بی ایچ یو 608 اور بی ایچ یو 404 کی چار دیواری قابل مرمت ہے۔

(د) تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ جن مراکز صحت کی چار دیواری قابل مرمت ہے ان کی مرمت کیلئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ محکمہ صحت اقدامات کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2014)

ضلع مظفر گڑھ: ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں مریضوں کو سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

1743*: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ بالا ہسپتال کتنے بستروں پر مشتمل ہے اور کتنے وارڈز موجود ہیں۔زنانہ / مردانہ وارڈز کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 7 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کیلئے مندرجہ ذیل سہولیات دستیاب ہیں۔

ہر قسم کے مریضوں کیلئے جنرل آؤٹ ڈور، 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت، حاملہ خواتین کے لئے 24 گھنٹے ڈلیوری اور آپریشن کی سہولت، 24 گھنٹے ایمبولینس کی سہولت کے علاوہ میڈیکل سپیشلسٹ، سرجیکل سپیشلسٹ، گائناکالوجسٹ، آئی سرجن، پیتھالوجسٹ، ریڈیالوجسٹ، چائیلڈ سپیشلسٹ، اینستھزیا سپیشلسٹ، بلڈ بنک، ایکسرے، لیبارٹری اور الٹرا ساؤنڈ اور بچوں کیلئے حفاظتی ٹیکوں کا مرکز (EPI) سنٹر۔

(ب) مذکورہ ہسپتال 60 بستروں پر مشتمل ہے۔ وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مردانہ سرجیکل وارڈ	12 بیڈز	
زنانہ سرجیکل وارڈ	12 بیڈز	

مردانہ میڈیکل وارڈ	12بیڈز
زنانہ میڈیکل وارڈ	12بیڈز
گائنی وارڈاورایمرجنسی وارڈ	2،بیڈزفی وارڈز

(ج) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہر تحصیل میں ایک THQ ہسپتال بنایا جاتا ہے۔اس پالیسی کے مطابق THQ ہسپتال کوٹ ادو میں موجود ہے تاہم ابھی تک ضلعی حکومت کیطرف سے اس کو اپ گریڈ کرنے کی تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔ جونہی ضلعی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں تجویز موصول ہوگئی اس کی فزیبلٹی اور وسائل کی دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر غور لایا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2014)

لاہور　　　　　　　　　　رائے ممتاز حسین بابر

19 مئی 2014ء　　　　　　　　　　سیکرٹری

بروز بدھ 21 مئی 2014 محکمہ صحت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ عائشہ جاوید	1038
2	محترمہ فائزہ احمد ملک	1362-1361
3	میاں نصیر احمد	113
4	محترمہ حنا پرویز بٹ	869-868
5	محترمہ راحیلہ انور	1298-1228
6	محترمہ لبنیٰ ریحان	1259-1258
7	میاں طاہر	1372
8	جناب احسن ریاض فتیانہ	1569-1403
9	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	1466-1409
10	ملک تیمور مسعود	1415
11	محترمہ ناہید نعیم	1438
12	جناب آصف محمود	1460
13	شیخ علاؤالدین	1592-1480
14	محترمہ نگہت شیخ	1526-1504
15	میاں طارق محمود	1539
16	جناب جاوید اختر	1562
17	ڈاکٹر نوشین حامد	1576-1575
18	سردار وقاص حسن مؤکل	1588-1587

1641	سردار قیصر عباس خان مگسی	19
1645	ڈاکٹر محمد افضل	20
1686	ڈاکٹر فرزانہ نذیر	21
1692	سردار محمد آصف نکئی	22
1699	چودھری عامر سلطان چیمہ	23
1711	جناب جعفر علی ہوچہ	24
1743	ملک احمد یار ہنجرا	25